6011-کیا ہم مریض کو بچائیں یا کہ اسے قضاء اور تقدیر کے لئے چھوڑ دیں

سوال

اللہ تعالی ہر چیز کا علم رکھتا ہے حتی کہ اس کا بھی جو ابھی تک وقوع پذیز نہیں ہوئی ۔ تقدیر اور قضاء کے متعلق اسلام کی کیا رائے ہے ؟

یا کیا یہ ممکن ہے کہ آدمی اپنی رائے اور خواہش سے نصیب اور قسمت کا فیصلہ کرے یا یہ کہ یہ لکھی جا چکی ہے ۔ مثلا اگر ایک شخص مر رہا ہے تو بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کی موت اللہ تعالی کے ہاتھ میں اور اس کی مشیت سے ہے اور بعض اسے بچانے اور اس کا علاج کرانے کی کوشش کرتے ہیں تو کیا وہ لکھی جا چکی ہے یا کہ آدمی کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ اپنی تقدیر خود لکھ سکے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

ہر چیز لکھی ہوئی اور مقدر کی جا چکی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے ۔

"ہم نے دفتر میں کوئی چیز نہیں چھوڑی"

اور فرمان ربانی ہے ۔

"جو کچھ انہوں نے (اعمال) کئے ہیں سب اعمال نامہ میں لکھے ہوئے ہیں، (اسی طرح) ہر چھوٹی بڑی بات بھی لکھی ہوئی ہے"

اور صحیح حدیث میں فرمان نبوی ہے ۔

(اللہ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا اور اسے کہا کہ لکھ تو وہ کہنا لگا اے رب کیا لکھوں ؟ تو اللہ تعالی نے فرمایا جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے وہ لکھو)

اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ۔

(اللہ تعالی نے مخلوقات کی تقدیر کا اندازہ آسمان وزمین بنانے سے پچاس ہزار سال پہلے ہی کر لیا تھا)

اور یہ تقدیر ہم سے غائب ہے جسے ہم نہیں جانتے تو یہ جائز نہیں کہ اس پر بھروسہ کر کے عمل کرنا اور اسباب کو اپنانا چھوڑ دیا جائے تو دونوں ایک دوسرے کے منافی نہیں ہیں ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(اللہ کے بندو علاج کرایا کرو اور حرام دوائی استعمال نہ کرو بیشک اللہ تعالی نے جو بھی بیماری اتاری ہے اس کی دواء اور شفاء بھی نازل فرمائی ہے)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور ارشاد مبارک ہے :

(عمل کرو جو بھی پیدا کیا گیا ہے اس کے لئے آسانی ہے)

تو ہمیں لکھی گئی چیز کا علم تو اس وقت ہوتا ہے جب اس کا وقوع ہوتا ہے تو اللہ تعالی نے ہمارے لئے ارادہ وقدرت اور اختیار بنایا ہے ہم اللہ تعالی کی قدرت اور مشیت سے باہر نہیں نکل سکتے۔

اور خلاصہ یہ ہے کہ انسان کو موت سے بچانا اور اللہ تعالی کی لکھی ہوئی تقدیر جس کا علم ہمیں واقع ہونے کے بعد ہوتا ہے اس کے درمیان کوئی تعارض نہیں ہے۔

واللہ تعالی اعلم۔

اور اللہ تعالی کے پاس ہی زیادہ علم ہے۔.